انتخاب

لیجیے صاحب محرم آگیا

روئیں پیٹیں اب کہ ماتم آگیا

حضرت سنہ ۱۳۶۰ھ بھی شروع ہوگیا۔ انگریزی سال کے شروع ہوتے ہی سنہ ہجری کا آغاز۔ گویا نہ سے

جنوری تو ہے تو بس ماہ دسمبر میں ہوا

کے مصداق ہے۔ پہلی تاریخ کے بھی پہلے سے سب کے سب کربلائی دادے کی تیاریوں پر بس ہوئے۔ گوٹے کناری وغیرہ کی رنگ آمیزی ہٹا کے مجلسوں میں رونق ہونے لگی۔ سچ ہے کہ رمضان کے نمازی اور محرم کے سپاہی تو اعدو ردی سے جاتی دیکھ بند ہوتے ہیں۔ سوگ سیاں ہی تعزیوں کا پورا چربہ یا خاکہ اتارنے اتنے ہیں کو کسر نہیں رکھتیں۔ بدن پر لوہے کا تار بھی ہو تو داغ لگے۔ سیر بھی ہے مرد عیاش طبع اکثر ان دنوں میں سیاہ و سبز ماتمی لباس سے کالی وردی کے سپاہی یا کالا دیو بنے پھرتے ہیں۔ مستر کالی کلو ... ہیں۔ یہ سادہ لوح طائفہ ... کی وجہ سے ... لگتے ... ناک میں ... صرف نیم کا تنکا ہی رکھ لیتا ہے۔ ان ماتمی ایام میں ان کی گوری گوری کلائیاں بھی چوڑیوں سے بھی شرمندہ نہیں ہوتیں۔ حضرت اس غم والم میں محرم کے غم کا الم نشرح کرنا صرف ... کا کام ہے۔ مجلسوں میں ... بھی ... کی ... سمجھے جاتے ہیں۔ اگر یہ ... رہیں تو ... اور ... کو کھانے پینے کو رو روکے بھی نہ ملے۔ یہ انہیں کا طفیل ہے کہ مجلس ... ہو جاتی ہے۔ اسی میں ... زیادہ حصہ لینے کو ... ہیں۔ ... ان کو بھی تحت لفظی سے ڈرا دھمکا کے ... لیتے ہیں۔ ... لکڑی کا نمبر ... کی باتی و ... ایسا ... آتا ہے۔ گویا سید پیر کلاق ہے ... ہیں ... کے بال کا مزا چکھا دیتی ہیں۔ لیکن آراستہ سبیلوں پر جھٹ بیٹھے میں انہی پر سوگ ... کے رنگین کی شیرینی کچھ جشن کی چاشنی دوا جگا دے جاتی ہے۔ اور قند سیاہ کے گدلے شربت کے ساتھ ان شیریں لبوں کی نظر سینک دیتی قند کو مزا دیتی ہے۔ یہی سبب ہے کہ ان پر آرائش سبیلوں پر ہر وقت آدمی پر آدمی چڑھا نظر آتا ہے۔ اور تل دھرنے کو جگہ نہیں رہتی۔ انہی محرم کے دنوں میں عیاش طبع رنگیلوں پر فراکشی ... گوٹے دھنیے سجا ماتمی کا گہرا عنابی رنگ چڑھتا ہے۔ لیکن مہندی کی رنگ رلیاں رنڈیوں ہی کو محرم رو کرتی ہیں۔ کہ عیاش طبع ان حسینوں کے سوگ میں اور یہ حضرت حسینؑ کے سوگ میں رہتی ہیں

ذو قوافی ساقی نامہ

لا جام پلا دے سال نیا آج / ہے سال جدید کا نیا راج
ہو تل بھی جو ہو دوا تسکین ہو / گلگلیں بھی جو ہو تو شفا سینہ ہو
شیرینی ہو کہ اور کلام یا ترنم / لیقی ہو کر تو اکاء نام محرم
جن پورنگ کلارٹ بیئر وہسکی / پیرہ ہر کے زکوارٹ میر وہسکی
دے جام کہ کام تو ہمارا / کتنا مزہ ہے آج جو سہارا
بے ہوش میں ہم ذرا نہ تیر کے / بے ہوش ہیں جام شبانہ ... کے
کر پائیں نہ تیغ تر ... یمین / کر پائیں نہ تیغ کو ... یمین
وہ تیغ کہ مسجد لطافت / وہ تیغ کہ مظہر آفت
وہ تیغ کہ دلی تیغ ظفر آر / وہ تیغ کہ سب میں تیغ ...
وہ تیغ زبان میں ندرجیں کی / وہ تیغ بیان میں شور جس کی
وہ تیغ کہ سرگردہ بیجان / وہ تیغ کہ با شکوہ ذی شان
وہ تیغ کہ دو ستقار دشمن / وہ تیغ کہ یادگار ذی فن
وہ تیغ کہ اہل فن ہیں مفتون / وہ تیغ کہ ہر دو زبان میں مجنون
وہ تیغ کہ عیب جو ہے علمی / وہ تیغ کہ عیب گو ہے ... نہیں
وہ تیغ کہ جنز ... گویا / پبلک کی گمرہ ... یا
وہ تیغ کہ اہل ذرہ کا دمساز / وہ تیغ کہ با ہنر کا اعجاز
وہ تیغ کہ نامہ بر کبوتر / وہ تیغ کہ بے خبر کو خطر
وہ تیغ کہ ساز دل کی آواز / وہ تیغ کہ راز شاہد ناز
وہ تیغ کہ حق نما ہے اردو / سوگند بحق خدا ہے اردو
جس میں ہے سخن جہان بھر کا / پر سارا سخن زبان بھر کا

یاران ہم قالب

سال نو مبارک ہو

دوستو! سال نو مبارک ہو مشفقو! سال نو مبارک ہو
ہمدمو! سال نو مبارک ہو صاحبو! سال نو مبارک ہو
آپ کو! سال نو مبارک ہو

سوچ دل میں ذرا نہ لاؤ تم جنتری کہنہ کو اٹھاؤ تم
گردشیں اب نئی دکھاؤ تم اب نئی جنتری بناؤ تم
پنڈتو! سال نو مبارک ہو

پھول ہوں گے شگفتہ گلشن میں توڑ لائیں گے ہم بھی دامن میں
رنگ آئیگا جو کھاسوں میں ہوگا گلزار مست جوبن میں
بلبلو! سال نو مبارک ہو

گرد دامن نہ ایک خار رہے گل عشرت گلے کا ہار رہے
عندلیب چمن نثار رہے گلشن کے باغ میں بہار رہے
گلرخو! سال نو مبارک ہو

رکھے خوش آپ کو خدائے جہاں رہو عالم میں خورم و خنداں
رہو آفاق میں بہ امن و اماں ہو مبارک یہ گردش دوراں
صاحبو! سال نو مبارک ہو

آپ کے ذہن میں ذکاوت ہو نثر اور نظم میں فصاحت ہو
نطق میں جو نئی بلاغت ہو سن نو بسعد با سعادت ہو
ہمدمو! سال نو مبارک ہو

دل خنداں نہ آپ کا ہو ملول ہر طرح کا رہے عروج حصول
خوش رہیں آپ سے علوم و جہول عدل اور داد میں رہو مشغول
مشفقو! سال نو مبارک ہو

شادی و عیش ہو حصول سدا ہمنشینوں میں مرتبہ ہو بڑا
ہو کسی بات کا نہ اندیشا دے ترقی تمہیں خدا بخدا
حاکمو! سال نو مبارک ہو

ذکر و تیغ خودی سے دل کو دھو شق ... گر گوشہ نشین کر دو حق
چھوڑ دو فکر حزن و رنج و قلق کھول کر دل کرو عبادت حق
عابدو! سال نو مبارک ہو

شہر غربت میں اب نہ ہو جانا نہ بھٹکے پھر آپ اور دانا
سعد ہو دوستوں سے مل جانا ہو مبارک مکان کا آنا
رہبرو! سال نو مبارک ہو

ہم ہیں ان کے تو ہیں ہمارے فتح ہم بھی خواہاں ہیں تمہارے ذبیح
خاص ہے ہر ایک سے پیارے ذبیح المرے دوست ہیں پیارے ذبیح
آپ کو! سال نو مبارک ہو

خوش رہیں آپ ٹھیک ہوش و حواس نہ قریب آئے فکر اور وسواس
رنج و غم سے ذرا نہ دل ہو اداس ہیں دعا دیتے حضرت عباس
آپ کو! سال نو مبارک ہو

۱۹۱۱ء
سن انیس سو گیارہ عیسوی

جو سال کا دور آیا زمانہ کی ہوا بدلی کسیکا رنگ بدلا شکل بدلی یا ادا بدلی
چمن میں جاکے دیکھا صورت شاخ ہوا بدلی کلی نے ٹہنیاں بدلیں گلوں نے بھی قبا بدلی
سراپا چھائی سبزی ۔ سرخی رنگ حنا بدلی

بہار آئی ہے ساقی شراب ارغوانی ہے صفت میں رنگ ہے جو کہ سبز و زعفرانی ہے
وہ مٹھا ہوا جو پیری میں سرور نوجوانی ہے خدا کیا سلطے سے جالکے ہر بالی دے
بہم سب ہو گئے سبزہ زار چھائی جگہ بدلی

نیا دور ہوا ہے ۔ سال بدلا اور دن بدلا کسی نے روش بدلی کسیکا چلن بدلا
کسی کی شکل و صورت اور کسیکا بانکپن بدلا کسیکا رنگ بدلا ۔ روپ بدلا ۔ اور بدن بدلا
بکھر کر بال عارض بن گئے زلف دوتا بدلی

کہیں جب سال گزرے کہیں سن کم نمازی کو غیرت ہوئی عشق لگنے جو
وہ مسجد اسی باعث ہیں دیکھو کہیں زاہد بھی ...
دل زاہد بدلا نیت ہر بار دعا بدلی

کسی کے در پہ شاہانہ ... جہاں ...
گدا بھی ... کہیں ...
گدا ہے سلطان زمانہ کی ہوا بدلی

...
...

زمانہ کرتا ہے لفظوں میں موسم کی سند بدلی

حکیمانِ طبیعی اب مرض کے تنجیل [illegible] دوا [illegible] کی [illegible] سلجھے [illegible]
[illegible] نے سال [illegible] [illegible] [illegible]

نئی لاکر یہ ساقی دار دئے درد الشفا بدلی

نئے عنوان اخبار [illegible] نیا سال آگیا پر سال کا مضمون گیا بار
[illegible] مضمون نیا ہے اور نیا بستر [illegible] کی [illegible]

جو سن بدلا تو اخباروں نے طرز انشا بدلی

[illegible] ہرگز [illegible] کا وعدہ [illegible] کیا ہر چند اس سے [illegible] کا وعدہ
[illegible] حال کا وعدہ [illegible] وصل جاناں نے کیا ہر سال کا وعدہ

بیاں سن بدلا دل سفاک نے طرز ادا بدلی

جو دیکھا [illegible] آسمان بدلا نئی گردش [illegible] عالم ہوا دور زمان بدلا
مکان کا [illegible] اگر [illegible] لامکان بدلا

جگہ بارش کے برساتی ہے عالم پر بلا بدلی

ہر اک [illegible] کتاب [illegible]
[illegible] کتاب [illegible] مسلمانوں پہ بھی نازل [illegible]

جو بدلی عیسوی تاریخ ہجری بھی ولا بدلی

[illegible] خندہ دندان [illegible]
[illegible]

جمالی [illegible] آ کی شکل دلربا بدلی

جو دیکھا [illegible] رقم بدلے [illegible] رفتار [illegible]
[illegible] جو بدلا تو وہ بدلا [illegible]

جہاں نے کیا پلٹا [illegible]

[illegible] سال [illegible]
[illegible]

قبائے سرخ رخ نے زلف نے کالی قبا بدلی

جو دیکھا [illegible] زمین [illegible]
[illegible]

پتہ چلتا نہیں صحبت نہیں بدلی ہے یا بدلی

[illegible]
[illegible]

اگر بدلی بھی تو پوشاک اپنی نارسا بدلی

تعجب ہے جہاں عزت گئی جز ذلت کی ذلت ہے ترقی کی ہوئی [illegible] ہر ایک [illegible]
[illegible] گئے ہم [illegible] غفلت سے [illegible] نظر ہر اک کی حالت سے

ہماری قوم کی حالت نہیں لیکن ذرا بدلی

وہی غفلت وہی سستی وہی کینہ وہی نخوت وہی سیرت وہی صورت وہی عادت وہی خصلت
وہی [illegible] وہی خصلت [illegible]

بتاؤ قوم کی صورت اگر بدلی تو کیا بدلی

نیا سال آگیا خود وکلا [illegible] سن [illegible] کا دفتر [illegible]
جہاں نے کہا [illegible] حال نے دنیا کا بدلا ہے [illegible]

جہان بدلا مگر اپنی نہ کچھ [illegible] ادا بدلی

[illegible] سے مرے بس میں [illegible] کلام اپنا چھپا کرتا ہے [illegible]
[illegible]

نہیں لیکن ہماری [illegible] ذہن رسا بدلی

ماہ محرم

آگیا ماہ محرم ۔ غل ہوا ہے ہے حسینؑ
ہر طرف برپا ہے ماتم ۔ غل ہوا ہے ہے حسینؑ

ہلال محرم کے نمود ہوتے ہی دنیا کی کایا پلٹ گئی ۔ سامان عیش و نشاط سے طبیعت ہٹ گئی ۔ جدھر دیکھیے سامان [illegible] ہے ۔ جس طرف [illegible] اٹھائیے ۔ غم شبیرؑ کی تیاری ہے ۔ جس کو دیکھیے سبز پوش ہے ۔ ماتم کوش ہے ۔ [illegible] سبز [illegible] میں [illegible] اور [illegible] آنکھیں سینکنے کی گھات میں لگے رہتے ہیں ۔ امام باڑوں میں صفائی ہو رہی ہے ۔ [illegible] ہو رہی ہے ۔ مرثیہ خوان صاحبان بلبل ہزار داستان کی طرح اپنے اپنے [illegible] پر جا بیٹھے ۔ اور [illegible] حسینؑ رخصت لے کر اپنے گھروں پر آ بیٹھے ۔ [illegible] یہ غم وہ غم ہے جس [illegible] مرتا [illegible] ماتم ہے ۔ کوئی ایسا اہل اسلام ہوگا جو اس [illegible] ایام نہ ہوگا ۔ مگر [illegible] لوگ تو اس ایام [illegible] میں بھی اپنی عیاری اور مکاری سے باز نہیں آتے ۔ مجلسوں میں [illegible] ہیں اور اس [illegible] ماتم کا [illegible] اٹھاتے ہیں ۔ [illegible] گویا امام باڑے [illegible] کو [illegible] جاتے ہیں ۔ اور [illegible] حسینؑ کا ایسا [illegible]

ماتم خانہ اُڑاتے ہیں۔ ثواب کے بدلے عذاب میں ماخوذ ہوتے ہیں۔ کیوں مصنوعی بکا کرکے زور زور سے روتے ہیں۔ اس سے پہلے حضرات انیس۔ دبیر۔ مونس۔ انس۔ نفیس نے اپنے نفیس کلام سے سامعین کو محظوظ فرما کر ملک سخن میں اپنا سکہ جمایا۔ اب ایجناب نے تیغ زبان سے کشور فصاحت فتح کرکے اپنی دھاک بٹھائی ہے۔ جدھر دیکھئے اس عشرہ میں ہمیں ہم نظر آتے ہیں۔ اور رابدولت ہی علیہ الرحمۃ کے کلام سنے جاتے ہیں۔ ایک دن ایجناب جو آدھی رات کو جاگے تو کیا سن رہے ہیں کہ کوئی مرثیہ خوان صاحب یہ سلام مجلس میں بآواز بلند پڑھ رہے ہیں۔ رقت کا ایک تار بندھ گیا ہے۔ آپ بھی سنئے اور ناظرین اخبار کو بھی سنائیے۔

سلام

بجز آئی زری کو پہنا کے نگے ناری بیڑیاں ہائے عابد کیسے پہنی تھیں بھاری بیڑیاں
چلتے چلتے یوں رکا مقتل میں گویا شاہ کا دیکھ کر پہروں گریہ ایجاری بیڑیاں
جو کئے قطرے ٹپکتے تھے اکثر راہ میں وہ قیدیوں کے حال پر کرتی تھیں زاری بیڑیاں
کیسے چلتے بوجھ سے عابد تو چل سکتے نہ تھے طوق بھاری ہتکڑی بھاری تھی بھاری بیڑیاں
ہتکڑی تھی تھیں قدم میں دستگیری کے لئے ہائے عابد میں بنے تیمارداری بیڑیاں
پانو تھی عابد بیکس کا خون روتا نہ تھا لخت دل سے کر رہی تھیں اشکباری بیڑیاں
آتی تھی سجاد کو جب یاد تیغ حلق شاہ کاٹنے کو پاؤں چلتی تھیں کٹاری بیڑیاں
کہتی تھیں مینبر کے بیٹھے یاد بیٹا سب سیر ہے ہمارا طوق گردن وہ تمہاری بیڑیاں
پائے قیدی دیکھ کر ہوتا تھا حشر پا دلا دل پہ ہوتی تھیں بن کے تری بیڑیاں
بیٹھے بھی کہو یا نہ عابد نے اے اللہ صبر رنگ تھیں لرزے بہر یادگاری بیڑیاں
راہ میں شبیر سے جب کہتا تھا سرور کربلا سے کہا تشنگی یارب ہماری بیڑیاں
کرب صد اجنگار کی تھی راہ میں برپا تھا غم ہو گئی جاتی تھیں رسوم ہو گواری بیڑیاں
حلقہ پرخون زلف شاہ یاد آتا تھا جب خون خالص کرتی تھیں اہل ہو گئیں جب عاری بیڑیاں
ولیکن جو غم شاہ کا تیال کے فرزند سے تمہیں کہلا کے دیتی اپنی بیقراری بیڑیاں
حلق قیدی کی حمایت کرتا تھا جس طرح حق ہوتی تھی پابند پاسداری بیڑیاں
ہے چڑھا عباس سودا وصف زلف شاہ کا
بعد مردن بھی نہ اتریں گی ہماری بیڑیاں

راقم فقیر عباس۔ از سیکھی ضلع اعظم گڑھ

(نوٹ) حضرت سبحان السلطان الظل دین۔ (ذبیح)

ہاتھ سے جب تو ہی اپنے دلربا جاتا رہا
دل کی بھی پروا نہیں سمجھا تم رہا جاتا رہا

عاشقان بدنصیب پر آئے دن ایک نہ ایک مصیبت آ ہی جاتی ہے۔ ان کو اول تو فلک کج رفتار ایک چال پر چلنے نہیں دیتا۔ اگر اہوا دو ہرے اکیم بیچارے دل کو شاد بھی کر لیتے ہیں۔ تو زمانہ چین نہیں لینے دیتا اور گر زمانہ سے بھی سبکدوش ہوئے۔ تو آجکل کے معشوق ہرجائی کسی کو سائی کسی کو ہرجائی کے مصداق ہو رہے ہیں۔ ہر روز نیا جوڑا نیا گھر نیا سواری کو درکار ہے پس ایسے شوخ دیدہ معشوقوں سے دلبستگی بیکار ہے۔

۱۹۱۱ء کو جب حجۃ آخرین ہو سکتے تھے کہیں دھڑا آگے لگائی ہے اور انجیرا دیکھنو کی دہشت سمائی ہے۔ ہم بھی صبر کئے ہوئے بیٹھے ہیں کہ تو نہیں اور سہی اور نہیں اور سہی۔ اگرچہ ان حضرت کی ادا بھی بھولی کی وہ بھولی بھولی ادا ہیں۔ کچھ عرصہ تک دل جبر سے فراموش نہ ہوں گی۔ مگر وہ شباب کے علم کے تیر جو اپنی تمام قوت و توانائی سے کھینچ کھان کر خاص خدا کو نشانہ بنا کر خستہ و زخمی کیا ہے۔ اگر کوئی معشوق مرہم دل بھولی بھالی صورت بنے پر گیا۔ تو شاید ہے کہ مرہم کا کام دے جائے۔ افسوس جب ان زخموں پر نگر جاتی ہے۔ تو ایسے ستم شعار جفاکار معشوق کو دیتا بھی بتا دی جاتی ہے جس نے کہ بیت توجہ ان ہے۔ ہم بے صبرے راہ عشق میں ثابت قدم نہیں ہوں۔ مگر حضرت آپ ستے ہی ہم کو بہت رنج ہوا ہم نے اس سلسلہ کو آتے ہی خوش آمدید کہہ کر دل میں سینہ میں اور آنکھوں میں جگہ دی۔ مگر اس اندازوں نے رفتہ رفتہ وہ پیر نکالے کہ دلبستوں کو رلایا۔ بیچاروں کو بیکار کیا۔ کسی کو آوارہ بنگا کسی کو برباد کیا۔ قانون سلطنت کی وہ گرانباری دکھائی کہ ہستوں کو اور بٹھلایا۔ غرضکہ ہر چہار طرف اپنا اثر جمایا۔ سادہ لوحوں کو پھنسایا۔ کسی کو مجنون بنایا کسی کو سودائی ٹھہرایا۔ کہیں تجارت میں بھی شیخ نقصان دکھلایا۔ آگرہ میں پاپی منارہ گرایا۔ کہیں محرم کی خونریزی کی بلا عید لئے بھی محرم کی تیاری ہو گئی۔ غرضکہ انتخاب ۔۔۔ آفاق مشہور زمانہ۔ بے مثال دیکھنے پڑے۔ لہٰذا ہم بھی اس سے صبر کئے بیٹھے ہیں

جاتا ہو تو اس کا غم نہ کیجے   آتا ہو تو ہاتھ سے نہ دیجے

خیر سے تشریف لے جائیے ہم سے آپ بالعدم آ کر رخصت ہوئے